مولای صلِّ وسلِّم دائماً ابداً　　علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

# درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف ؒ کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں انہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اَجر سے نوازے۔ ہم ان شاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین و احباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہٖ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است　　خم و خمخانہ با مہر و نشاں است

## کیسٹ نمبر ۲۱ سائیڈ بی ۱۷-۶-۱۹۸۳

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد و آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

اما بعد! عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَلَسْتُ فِیْ عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَآءِ الْمُهَاجِرِیْنَ وَاَنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْیِ وَ قَارِیٌٔ یَّقْرَأُ عَلَیْنَا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَیْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِیُٔ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا كُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰی كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِیْ مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِیَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ فِیْنَا ثُمَّ قَالَ بِیَدِهٖ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهٗ فَقَالَ اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْكِ الْمُهَاجِرِیْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَآءِ النَّاسِ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَ ذٰلِكَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

تھا۔ مہاجرین کی ایک جماعت میں وہ مہاجرین جو بہت خستہ حال تھے۔ اُن کے بدن پر پورے کپڑے نہیں تھے۔ وہ ایک دوسرے کے پیچھے بیٹھتے تھے تاکہ آڑ رہے، جتنا زیادہ بدن چُھپ سکے وہ بہتر ہے، وَقَارِئٌ یَقْرَأُ عَلَیْنَا انہی میں سے ایک آدمی تھا جو پڑھ رہا تھا۔ تلاوت کر رہا تھا یہ سب سُن رہے تھے۔ اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتنے میں اچانک جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لے آئے۔ فَقَامَ عَلَیْنَا ہمارے پاس آپ کھڑے ہوگئے۔ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَکَتَ الْقَارِیُ جب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تشریف لائے اور کھڑے ہوگئے تو جو پڑھ رہا تھا وہ چُپ ہوگیا، خاموش ہوگیا۔ (اس نے) انداز کیا کہ آپ یہاں آنے والے ہیں کھڑے ہونے والے ہیں۔ آپ نے سلام کیا اور دریافت فرمایا "مَا کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ" کیا کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم تو قرآنِ پاک سُن رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِیْ مَعَھُمْ" خدا کا شُکر ہے کہ اُس نے میری اُمّت میں ایسے ایسے لوگ پیدا کیے جن کے بارے میں مجھے یہ حکم دیا گیا کہ میں اُن میں رہوں اُن میں گُھل مِل کر رہوں قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہمارے بیچ میں بیٹھ گئے۔ یہ جو مجمع تھا۔ اس کے درمیان (بیٹھ گئے) لِیَعْدِلَ بِنَفْسِہٖ فِیْنَا اس لیے ایسے کیا آپ نے کہ سب کی برابری ہوجاتے، مساوات ہوجاتے، ثُمَّ قَالَ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا پھر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اشارہ فرمایا کہ ایسے حلقہ بنالو دائرہ بنالو فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْھُھُمْ لَہٗ، یہ ایسے گُھٹے ہوئے بیٹھے تھے کہ اِن کے چہرے سامنے نہیں تھے آگے پیچھے ہوئے ہوئے بیٹھے تھے۔ جب ایسے حلقہ ہُوا تو سب کے چہرے سامنے ہوگئے تو ایک حالت یہ ہوئی کہ تلاوتِ قرآنِ پاک کر رہے تھے۔ حالت اِن کی مالی یہ تھی، عمل یہ تھا مالی حالت یہ تھی، رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس کی پسندیدگی کا اظہار اس طرح سے کیا کہ آپ خود اُن کے بیچ میں بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مجھے تم لوگوں کے ساتھ بیٹھنے کا گُھلنے ملنے کا حکم دیا گیا ہے، یہ تو (تھی) اُن کے عمل اور حال کے استحسان اور اُس پر بشارت، ایک بشارت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے گفتگو فرماتے ہوئے جب بیٹھے تو یہ سُنائی "اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْکِ الْمُھَاجِرِیْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ" مہاجرین میں جو صُعلوک ہیں۔

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِکُمْ ۔[1]

"حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک دن) غربا۔ مہاجرین (یعنی اصحابِ صُفہ) کی ایک جماعت کے درمیان بیٹھا ہُوا تھا۔ ان میں سے کچھ ننگے بدن ہونے کی وجہ سے اپنے ساتھیوں کی اوٹ میں بیٹھے ہُوئے تھے اور ایک شخص ہمارے سامنے قرآن پاک پڑھ رہا تھا کہ اچانک نبیٔ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہوگئے۔ پڑھنے والے نے جب نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو کھڑے دیکھا تو وہ چپ ہوگیا اُس وقت آپ نے ہمیں سلام کیا اور فرمایا "تم لوگ کیا کر رہے ہو؟" ہم نے عرض کیا کہ "ہم کتاب اللہ سُن رہے ہیں"۔ آپ نے فرمایا "تمام تعریفیں اُس خدا کے لیے ہیں جس نے میری اُمّت میں وہ لوگ پیدا کیے ہیں کہ جن کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مَیں ان کے ساتھ بیٹھوں؟" راوی کہتے ہیں کہ (یہ فرما کر) آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے تاکہ آپ کی ذاتِ اقدس کا تعلّق سب کے ساتھ یکساں رہے، پھر آپ نے اپنی اُنگلی سے اس طرح اشارہ کیا (کہ حلقہ بنا کر بیٹھ جاؤ) سب لوگ حلقہ بنا کر بیٹھ گئے اور اُن سب کے مُنہ آپ کی طرف ہوگئے اس کے بعد آپ نے فرمایا "اے مہاجرین کے مفلس گروہ! تمہیں خوشخبری ہو اس بات کی کہ قیامت کے دن تمہیں بھرپور نُور حاصل ہوگا اور تم دولت مند طبقے سے آدھا دن پہلے جنّت میں داخل ہو گے اور یہ آدھا دن پانچ سو برس کے برابر ہوگا"

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ "قرآن کو اپنی آواز کے ذریعہ زینت دو"

حضرتِ آقائے نامدار صلّی اللہ علیہ وسلّم نے قرآن پاک کی فضیلت، اور اُس کا پڑھنا، پڑھتے رہنے پر تاکید یہ چیزیں بتلائی ہیں۔

ایک واقعہ اِس (سلسلہ) میں آتا ہے ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بیٹھا ہُوا

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص۱۹۱

صُعْلُوْكٌ مَنْ لَا مَالَ لَهٗ جس کے پاس مال نہ ہو فقیر ہو بالکل جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ صعلوک ہے، مہاجرین میں جو صعلوک ہیں جن کے پاس کچھ نہیں ہے فقراء ہیں اُن کے لیے ارشاد فرماتے ہیں کہ مَیں بشارت سُنانی چاہتا ہوں یہ کہ قیامت کے دن اُنہیں کامل نُور میسّر ہوگا، نُورِ تام (میسّر ہوگا)

اور یہ بھی فرمایا کہ جو غریب ہے وہ مالدار لوگوں سے پہلے جنّت میں جائے گا۔ "تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَآءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ" آدھا دن پہلے تم داخل ہو گے جنّت میں، اور آدھا دن وَذٰلِكَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ اللہ تعالیٰ کے یہاں دن کا پیمانہ جو ہے وہ یہ ہے کہ ایک ہزار سال یہاں کے (دُنیا کے) وہاں کے ایک دن کے برابر ہیں اِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ[1] یہ قرآن پاک میں ہے اور حدیث میں بھی یہی ہے کہ تم آدھا دن پہلے داخل ہو گے۔ وَذٰلِكَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ وہ پانچ سو سال ہوگا، اِتنا طویل عرصہ (پانچ سو سال کا طویل عرصہ) تم پہلے وہاں پہنچ چکے ہو گے۔ بہ نسبت مالدار لوگوں کے، تو جو آدمی غریب ہے آج اور غریب ہی رہا۔ فرض کیجیے۔ کبھی نصیب نہ ہوسکا اُس کو (مال و دولت) تو پھر اُس کے لیے یہ بشارت ہے اور اگر میسّر آجائے اُسے دُنیا میں تو پھر دُنیا میں مُیسّر آہی گیا، لیکن اگر میسّر نہ آئے تو اُس کو آخرت کی بشارت ضرور ملے گی۔ اُسکے درجہ میں بلندی دُوسری طرح کی ضرور ہے اس کو حاصل جو آخرت کے اعتبار سے ہے وہ اُسے حاصل ہے، حساب کتاب اُس کا بہت تھوڑا ہوگا۔ لین دین تھوڑا ہوگا۔ معاملات تھوڑے ہونگے۔

تو آقائے نامدار صلّی اللہ علیہ وسلّم نے قرآن پاک کے پڑھنے، سُننے اِس مجلس میں بیٹھنے۔ ان تمام چیزوں کو پسند فرمایا ہے حتّٰی کہ آپ خود بھی اس مجلس میں تشریف فرما ہوئے اور یہ فرمایا کہ تم لوگ ایسے سادہ اور اس قسم کے ہو کہ مجھے تمہارے ساتھ بیٹھنے کا حُکم دیا گیا ہے۔

آقائے نامدار صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ قرآنِ پاک کو اچھی آواز پڑھا کرو۔ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ۔

ارشاد فرمایا کہ جو آدمی پڑھ لیتا ہے اور یاد کرلیتا ہے کچھ اور پھر بھول جاتا ہے تو یہ بہت بڑی اُس کی بدقسمتی ہے اور خُدا کے یہاں اس پر عتاب ہے بڑا اِلَّا لَقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

---

[1] بلاشبہ ایک دن آپ کے رب کے ہاں کا اُن سالوں میں سے جو تم شمار کرتے ہو ہزار سال کے برابر ہے۔

(بقیہ بر صفحہ ۱۹)

سُنّت اور اہلِ سُنّت والجماعت کی اطاعت کریں اور اللہ پاک کی پکڑ سے ہر آن ڈرتے رہیں۔ چلتے پھرتے کھاتے پیتے، سوتے جاگتے ہر وقت اس کا ذکر کرتے رہو اگر ذکر کی عادت ڈالو گے تو سوتے وقت بھی ذکر جاری رہے گا اور مرنے کے وقت آخری سانس تک جاری رہے گا اور مرنے کے بعد جب اُٹھو گے اور قیامت ہوگی تو آقائے نامدار صلّی اللہ علیہ وسلّم شفاعت فرمائیں گے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ جو حضرات اجازت کے قابل ہوگئے ہیں ان کی فہرست تیّار کرلی گئی ہے وہ آپ کو سُناتا ہوں (حضرت کے ۱۶ خلفاء کی فہرست الجمعیۃ کے شیخ الاسلام نمبر میں شائع ہوئی ہے)

دُعا کرو کہ ہم سب کا خاتمہ ایمان پر ہو اور آقائے نامدار صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شفاعت نصیب ہو۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

---

بقیہ : درسِ حدیث

اَجْذَمُ وہ ایسے ہوگا جیسے جُذام والا ہوتا ہے۔ جُذام کوڑھ جسے کہتے ہیں جس میں انسان کے اعضاء کٹتے ہیں تو قیامت کے دن وہ اس طرح سے خُدا کے سامنے پیش ہوگا کہ اُس کو یہ عارضہ ہوا ہوا ہوگا۔

یاد کرنا یہ افضل ہے بُھلانا ہرگز نہ چاہیے۔ جتنا کسی نے یاد کیا ہے ایک رکوع یاد کر رکھا ہے ایک سُورت یاد کر رکھی ہے۔ اس کو یاد ہی رکھنا چاہیے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اُس کی عبادت کرتے رہیں، اور وہ اپنی بارگاہ میں قبولیت اور اپنی رضا سے نوازتا رہے۔

## آئندہ شمارے میں

۷ ذی الحجہ ۱۴۱۸ھ کو جامعہ میں جلسۂ تقسیم انعامات واسناد میں ہونے والی تقاریر ملاحظہ فرمائیں۔　　(ادارہ)